



ذیابیطس میں آپ تنہا نہیں!

ڈاکٹر صداقت علی..... قسط نمبر - 6



Diabetic's Institute Pakistan

71-Jail Road, Lahore. UAN: 042-111-111-347

www.diabetespakistan.com

☆ تنبیہ کسے کام کرتی ہے؟ ☆

”ڈاکٹر بعض اوقات مريضوں سے بہت اوپھی توقعات وابستہ کر لیتے ہیں اور جب وہ ان کی توقعات پر پورا نہیں اُترتے تو پھر ان کا اعصابی تناؤ بڑھ جاتا ہے۔“

”ان لوگوں کے ساتھ پھر کیا ہوتا ہے؟“ جاوید نے پوچھا۔

”ان کا پھر بُرا حال ہوتا ہے،“ ڈاکٹر خرم بے حال نظر آنے لگے ”اگر اعصابی تناؤ بڑھ جائے اور وہ اس کا ذمہ دار مريض کو سمجھ رہا ہو تو علاج میں تو بس رونا پڑتا ہی رہ جائے گا۔“

”آج بہت سی علاج گاہوں میں یہی غلطی کی جاتی ہے، مريضوں کے ساتھ بہت دھمک پیل ہوتی ہے،“ جاوید نے کہا ”اس کا کیا حل ہے؟“

”غصہ کرنے کی بجائے ہمیں مريضوں کے ساتھ کھل کر ذمہ داریوں کا تعین کرنا چاہیے اور ایسا وقت تک کرتے رہنا چاہیے جب تک کہ مريض یہ ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل نہ ہو جائے،“

ڈاکٹر کیلئے علاج سامنی اور مطلقی معاملہ ہے اسے ”شہنشاہِ جذبات“ بننے کی کیا ضرورت ہے؟“

”جی ہاں بالکل یہی درست طریقہ ہے،“ جاوید نے اتفاق کرتے ہوئے کہا، ”میں اب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ ذمہ داری کا تعین اور حوصلہ افزائی کیوں موثر ہیں، حقیقت اب مجھ پر پوری طرح عیاں ہو چکی ہے۔“

”شabaش،“ ڈاکٹر خرم نے کہا۔

”مگر میں یہیں سمجھ سکا کہ تنبیہ کب اور کیسے اثر کرتی ہے؟“ جاوید نے کہا۔

☆ تنبیہ کسے کام کرتی ہے؟ ☆

”تنبیہ کے کئی موقع آتے ہیں اور اس کے اثر کرنے کی کئی وجہ ہیں“ ڈاکٹر خرم نے وضاحت کی ”تنبیہ صرف ان مریضوں کو کی جاتی ہے جو امیلت رکھتے ہوئے غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں“ تنبیہ فوری طور پر کی جاتی ہے جیسے ہی ”هم“ ”غلط رویے“ کا مشاہدہ کرتے ہیں یا ہمارا نظام ہمیں باخبر کرتا ہے تو فوراً اس مریض سے بات کرتے ہیں، کسی شخص کے متعلق اپنے منفی احساسات کو چھپا کر رکھنا مناسب نہیں ہوتا“ تنبیہ میں نتیجہ فوری طور پر سامنے آتا ہے۔“
جاوید نے گہرائنس لیا اور کہا ”آپ نے بالکل صحیح کہا۔“

ڈاکٹر خرم نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا ”ڈاکٹر اور مریض عموماً ایک دوسرے کو الازم دیتے ہیں یا پھر چپ سادھہ لیتے ہیں اور ایک دوسرے سے رخش رکھتے ہیں۔“

”یہ یقیناً ایسی چیز ہے جس سے میں گریز کرنا چاہوں گا“ جاوید نے کہا۔

”بالکل ٹھیک“ ڈاکٹر خرم نے اتفاق کرتے ہوئے کہا ”ڈاکٹر ایک وقت میں ایک رویے پر کام کر سکتے ہیں اس طرح مریض خود کو بہت سی چیزوں کے بوجھ تلنے دبا ہوا محض نہیں کرے گا۔ میری تنبیہ صرف اس خاص رویے کے بارے میں ہوتی ہے اور انسان کی حیثیت سے ان کی ذات نشانے کی زد پر نہیں ہوتی۔ مریض ٹھیک ہی ہوتے ہیں، ہمیں ان کی لاپرواہی سے شکایت ہوتی ہے، ہمارا مقصد غلط رویے کو ختم کرنا اور مریض کو بچانا ہوتا ہے۔“

”کیا آپ کے پاس فی زمانہ کوئی مثال موجود ہے جہاں اس طرح کی تنبیہ سے کسی مریض کو فائدہ پہنچا ہو؟“

”جی ہاں بالکل“ ڈاکٹر خرم نے کہا۔

☆تنیہہ کسے کام کرتی ہے؟☆

”میں خاص طور پر ایک خاتون کا ذکر کر رہا ہوں جو گلبرگ کی رہنے والی ہیں انہیں ان کی الہ خانہ پیار سے بواجی کہتے ہیں، ڈاکٹر خرم نے کہا ”قریباً چھ سال پہلے بواجی خطرناک حالت میں مرضی کے خلاف ہسپتال لائی گئی تھیں اور ذیابیطس کی غشی میں آہستہ آہستہ موت کی وادی میں اُتر رہی تھیں مگر وہ اب بھی پر ہیز اور علاج سے انکاری تھیں۔ وہ چھپ چھپ کر چینی والی چیزیں کھاتیں رات کی تاریکی میں فرنگ صاف کر دیتیں اور دوائی کھانے کی بجائے کوڑے کے کنسرٹ میں پھینک دیتیں۔“
”پھر کیا ہوا؟“

اس کے لئے تو آپ ”ائز روپشن: اُس کی مدد کیسے ایک جو مدد نہیں چاہتا!“
نامی کتابچہ پڑھنا ہوگا۔

”بے قابو ذیابیطس ان کیلئے ایک بڑا مستہبہ بن چکا تھا، ان کا تمام خاندان جمع ہو گیا۔ میں نے کہا کہ وہ ان کے میٹھی چیزیں کھانے اور دوائی وغیرہ پھینکنے سے متعلق ایسے مخصوص واقعات بیان کریں جن کا وہ مشاہدہ کر سکے ہیں۔ میں نے خاندان کے لوگوں سے کہا کہ یہ خاص واقعات بیان کرنے کے بعد وہ بواجی کو بتائیں کہ انہوں نے ان واقعات کے متعلق کیسا محسوس کیا تھا؟“
”بہت دلچسپ“ جاوید نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

”تمام اہل خانہ بواجی کے بستر کے گرد جمع ہو گئے اور باری باری انہیں بتایا کہ انہوں نے کیا کیا تھا اور پھر یہ کہ انہوں نے کیسا محسوس کیا، یعنی وہ ناراضی مایوس اور پریشان ہوئے تھے پھر انہوں نے بواجی کو بتایا کہ وہ ان سے کتنا پیار کرتے ہیں، انہوں نے انہیں بے اختیار چھووا اور آہستگی سے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ زندہ رہیں، ایک بار پھر زندگی سے لطف اندوڑ ہوں اور ان کی بیہی تھنا ان کی ناراضگی کی اصل وجہ ہے۔“

☆ تنبیہ کسے کام کرتی ہے؟ ☆

”بہ بہت سادہ سی بات لگتی ہے، جاوید نے کہا ”پھر بواجی کا کیا بنانا؟“

”یہ تو آپ کو پتا ہو، ملک ہی آپ نے ان سے ملاقات کی ہے۔“

”بلقیس بیگم.....“ جاوید کامنہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

”یوں لگتا ہے کہ اس تنبیہ کے پس پرده حدد رجہ چاہت اور تو قیر ہوتی ہے،“ جاوید نے کہا۔

”جاوید! مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس بات کو نوٹ کیا،“ ڈاکٹر خرم نے وضاحت کی

”حقیقت کھل کر سامنے آئی جاتی ہے اور مریض آخرا کار جان لیتے ہیں کہ آیا ہم ان کی پرواہ کرتے

ہیں یا ہم صرف ان کو نتگ کرنے اور بیچوں کا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔“

”یہ زندگی کے دوسرا امور کی طرح ہی ہے،“ جاوید نے کہا ”کچھ چیزیں کار آمد ہوتی ہیں

اور کچھ نہیں، بہر حال مریضوں کے محبت اور عزت کے ساتھ ایماندار ہونا آخر کار مغید ثابت ہوتا ہے،

دوسرا صورت میں جیسا کہ آپ شاید اپنی زندگی سے سیکھے چکے ہوں گے کہ ریا کاری سے آخر کار

لوگوں میں تال میل ختم ہو جاتا ہے، یہ بس اتنی سی بات ہے! یہ کھلی حقیقت ہے کہ علاج میں شفاء

مریضوں کی پرواہ کرنے سے ہی آتی ہے۔“

”جی ہاں،“ ڈاکٹر خرم نے سادگی سے کہا ”ہم مریضوں کی پرواہ کرتے ہیں تا ہم“ کبھی بحazar،

کسی کی پرواہ کرنے کیلئے تندی اور تیزی کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور ضرورت ہو تو ہم ایسا بھی کر

گزرتے ہیں، ہم غیر ذمہ داری پر بہت سخت ہیں مگر صرف غیر ذمہ داری پر، ہم کبھی کسی مریض کیلئے

سخت نہیں ہوتے۔“

(جاری ہے)

باتی آئندہ قسط میں پڑھئے